سکھ مت پر اسلام کے اثرات: تحقیقی جائزہ

The Impact of Islam on Sikhism: Research Review

*زاہد محمود

**ڈاکٹر سجاد احمد

ABSTRACT:

Baba Guru Nanak laid the foundation of Sikhism and he was attracted towards clergy from the beginning. He believed in monotheism, the world hereafter, and penalty and punishment and all these believes are inclined towards Islam more than Hinduism. The concept of "ONKAR" was given by Guru Nanak which revolves around the oneness of Guru (God) and Sikhism is concurrent with Islam in the concept of the opposition of Idolatry and prophethood of Muhammad (SAW). Sikhism and Islam have a lot of communal themes in alike as interdiction of drugs, exclusion of class system, the establishment of worship centers, and likeliness towards veil. Nanak also spent time in the converse of Ulama and Sofia including Baba Fareed Shakar Ganj and he was inspired by Molana Roomi. From the teachings of Baba Nanak and the religious book of Sikhism (Guru Granth), it is evident that he has acquired basic religious ethics and social forms from Islamic sharia.

KEYWORDS:

Monotheism, Sikhism, Islamic sharia, Guru Granth, Fidelity

سکھ مذہب کے بابا نانک کی پیدائش میں گہرا اختلاف ہے[1]، اکثر مصادر کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بدھ کے دن ۱۵ اپریل ۱۴۶۹ھ کو شیخوپورہ کے ایک گاؤں تلونڈی میں جو ننکانہ کے نام سے مشہور ہے، میں پیدا ہوئے[2]۔ ننکانہ لاہور سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر مغربی پنجاب کے جنوب مغرب میں واقع ہے[3]۔ بابا نانک کا نام اس لیے نانک رکھا گیا کہ وہ اپنے نانا کے گھر پیدا ہوئے تھے، اور اسی بنیاد پر ان کی بہن کا نام نانکی رکھا گیا اس لیے کہ وہ بھی ننھیال میں پیدا ہوئی تھی[4]۔ بابا نانک کی پرورش ایک روایتی ہندو کے طور پر ہوئی تھی اس لئے کہ اس کے والدین کھتری ذات کے ہندو تھے[5]۔ نانک کے والد کا نام "کالوچند" اور والدہ "ترپتاجی" سے معروف تھی[6]۔ کالوچند تلونڈی کے ایک مسلمان جاگیر دار "رائی بولار" کے منشی اور خزانچی تھے، جو اس کی زمینوں اور زمینوں کی پیداوار کا حساب رکھتے تھے[7]۔

*ایم فل سکالر،، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، میرپور، آزاد جموں وکشمیر

**اسسٹنٹ پروفیسر، میرپور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، میرپور، آزاد جموں وکشمیر

بابا گرو نانک نے سکھ مت مذہب کی بنیاد رکھی۔ بعض مسلمان اساتذہ سے تربیت پائی[8]۔ بابا نانک ابتداء ہی سے روحانیت کی طرف مائل تھے۔ توحید، عقیدہ آخرت، جزاء اور سزا پر بھی ان کا عقیدہ تھا۔ یہ باتیں گرو گرنتھ میں بابا نانک کے متعدد اقوال سے واضح ہیں[9]۔ بہت ساری روایات اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ وہ ہندو مت کی نسبت اسلام کے زیادہ قریب تھے۔ اور یہ بات بابا نانک کے اس جبے سے دلیل کے طور پر اخذ کی جاسکتی ہے۔ جو اب تک "گرورداسپور" میں "بابا چولہ نانک" کے مقام پر موجود ہے اور اس پر قرآنی آیات اور شہادتیں منقش ہیں، جس کی ہر سال سکھوں کو زیارت بھی کروائی جاتی ہے[10]۔ بابا نانک نے بظاہر ایک نئے دین کی بنیاد رکھنے کا اعلان تو نہیں کیا مگر ان کی تمام تر توجہ توحید، الوہیت اور ہندو مت میں طبقاتی نظام کے خاتمے اور بنی نوع انسان میں مساوات کے قائم کرنے پر تھی۔ بابا نانک نے بت پرستی کو یکسر رد کر دیا۔ اس نے اسلامی اصولوں کو پسند کیا اور ان کو اپنایا۔ یہ سکھ مت کی تعلیمات سے واضح ہے۔ "گرو گرنتھ" کی ابتداء اور "جپ جی" کے رعوق "مول منتر" اس کے بیّن واضح دلیل ہے۔

ہر حال میں گرو نانک نے خدا کو الوہیت، عظمت اور جلال کی صفات سے متصف کیا۔ جب سکھ مسلمانوں کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے تو وہ حقیقی خدا تک پہنچ پائیں گے اور وہ موت سے نہیں ڈریں گے۔ خدا ان سے راضی ہو گا، ان کو نقص کے ہر شعبہ سے آزاد کر دے گا۔ بابا گرو اس کی عظمت اور صفات کی بنیاد پر انسان کو خدا کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں[11]۔ عقیدہ توحید سکھ مت کی دعوت کے اندر بار بار دہرایا جاتا ہے اور وہ خدا کے لئے وہ نام استعمال کرتے ہیں جو بیک وقت مسلمانوں اور ہندوؤں کے ہاں استعمال ہوتے ہیں مثلاً "رام اور رحیم" لیکن اللہ کا نام ان کے ہاں اکثر و بیشتر "واہ گرو" جس کے لفظی معنی "عجیب اور بڑے استاد" کے ہیں استعمال کرتے ہیں[12]۔ تمام سکھ پیروکار خدا کے بارے میں یہ تصور پیش کرتے ہیں کہ اس کی کوئی خاص شکل وصورت نہیں اور نہ اس کا کوئی جوہر ومادہ ہے۔ انہوں نے سختی کے ساتھ بتوں کی عبادت کی ممانعت کی ہے۔

ہندوؤں اور سکھوں کے مقدس مقامات

سکھوں کے عقیدے کا عمیق مطالعہ اور ہندوؤں کے عقیدے کے ساتھ اس کے سرسری تقابل کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سکھ مت میں ہندوؤں کی طرح کوئی مقدس مقامات، پہاڑ یا دریا نہیں ہیں، جن کو احتراماً پوجا جائے۔ بابا نانک کہتے ہیں کہ:

> "اگر تم کسی مجسمے یا تصویر کو پوجو گے، کسی عبادت خانے کا حج کرو گے یا بعض یوگیوں راہبوں کی طرح صحرا میں وقت گزارو گے اور تمہارا دل پاک نہ ہو تو یہ تمام اعمال اکارت ہیں[13]۔

باوجود اس کے کہ سکھ مت میں ظاہری طور پر مقدس مقامات کا تصور نہیں مگر بہت سے سکھ گردوارے سکھ جانشینوں کے ساتھ مربوط ہیں۔ سکھ کثرت کے ساتھ ان کے یوم پیدائش کو منانے اور اس طرح ان کی برسیوں کے

موقع پر ان کی یاد میں وہاں جمع ہوتے ہیں۔ ان سب کے باوجود سکھ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان خدا تک اس کے احکامات کی پیروی کرنے سے پہنچ سکتے ہیں اور یہیں سے نیک اور پاک زندگی کا دروازہ کھلتا ہے۔

بابانانک پر مسلمان صوفیاء کے اثرات

سکھوں کے عقیدہ توحید کے بارے میں اس مختصر سی عرض کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ سکھ مت اسلام سے متاثر ہوئی۔ بابانانک علماء اور صوفیاء درویشوں کی صحبت میں رہے، ان کے افکار سے کافی استفادہ کیا۔ جیسا کہ پاکپتن میں سلسلہ چشتیہ کی عظیم ہستی "بابا فرید شکر گنج" کے مرید "شیخ ابراہیم" سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی۔ اسی بنیاد پر بابانانک کے منظوم کلام میں بہت ساری تصوف کی اصطلاحات پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ لفظ "جپ" بمعنی "ذکر" کے آتا ہے۔ سکھ جانشین و پیروکار، تصوف کے سلسلہ قادریہ اور اس کے عظیم صوفی "مرشد میاں میر" جو کہ پانچویں گرو ارجان کے گہرے دوست تھے۔ ان کے درمیان بار بار ملاقاتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ گرو "ارجان" "میاں میر صاحب" کے افکار سے بہت متاثر تھا[14]۔ جبکہ "مولانا رومی"[15] کے بہت سارے افکار گرونانک کے نظریات و تعلیمات میں پائے جاتے ہیں۔ سکھ مت کا اسلام سے متاثر ہونے کو درج ذیل نکات میں بطور خلاصہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ توحید

۲۔ خدا (اللہ) پر بحیثیت قادر بادشاہ کے ایمان لانا۔

۳۔ خدا کے نام کا ذکر کرنا۔

۴۔ قضاء وقدر کا عقیدہ۔

۵۔ بت پرستی کی مخالفت۔

۶۔ مقدس دینی مراکز قائم کرنا۔

۷۔ مخصوص اوقات کے اندر دعا کرنا۔

۸۔ گرنتھ کے اندر حور، محلات اور نعمتوں کا ذکر اور ان کی صفات۔

۹۔ دین سے دفاع کے طور پر گرنتھ میں جنگ کی تعلیم، ترغیب

۱۰۔ نبوت سیدنا محمد ﷺ

۱۔ توحید:

حقیقت یہ ہے کہ گرونانک کا ایک ہی ذات پر ایمان تھا اور وہ اس سے محبت کرتے تھے، اس کی عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو مختلف تجربوں کے ذریعے خدا کی معرفت تک پہنچانے کی کوشش کی۔ جب بابانانک خدا کی دربار تک پہنچے، تو یہ معلوم ہوا کہ وہ اکیلا ہے اور پوری کائنات پر اس کا احاطہ ہے۔ اس نے بابانانک کو

یہ حکم دیا کہ وہ دنیا کے انسانوں کو خدا کے نام کی دعوت دے۔ اسی وقت بابا نانک نے محسوس کیا کہ خدا کی ذات بابا نانک کے نفس میں موجود ہے۔ اور وہ تمام چیزوں اور دلوں کے اندر حلول کر چکا ہے [16]۔ گرو نانک جیسا کہ ہندو خاندان میں سے تھے، تو ان کی دعوت کا مرکز عمومی طور پر وہ ہندو رہے جو ہزاروں سال سے بت پرستی میں گھرے ہوئے تھے۔ گرو نانک اپنی بنیادی تعلیمات ان کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے ہمہ کوشاں رہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گرو نانک ہندوؤں کی تثلیث کا ذکر کرتے تھے؟ (براہما، وشنو، شوا) کے بھی قائل تھے؟ اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ گرو گرنتھ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گرو نانک، ہندو مت کے من گھڑت تثلیث کا ذکر کرتے تھے اور پھر اس عقیدے کا رد کرتے ہوئے "اک اونکار" کی طرف دعوت دیتے تھے۔ یہ کہا کرتے تھے کہ اک اونکار (وہ اکیلا ہے)، ماورا الطبیعات ہے۔ اس کی کچھ ایسی نشانیاں ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ ازلی بھی ہے [17]۔ گرو نانک کہتے ہیں کہ:

> ’’ایک ’’اونکار‘‘ نے براہما کو پیدا کیا، اسی نے ہی انسان کے دماغ کو پیدا کیا، اس نے پہاڑوں، زمانے کو اور "وید" کو پیدا کیا۔ وہ انسانی سمجھ سے باہر ہے۔ وہ سچ اور ابدی ہے۔ یقیناً میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیرا نام دائمی حقیقت ہے۔ یہ ہر مذہب اور اخلاق کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ زندگی کا دارومدار بھی اسی پر ہے‘‘[18]۔

اسی لئے سکھ حق اور سچ کو خدا کے باقی ناموں پر ترجیح دیتے ہیں۔ چوپان سنگھ اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں

> "وہ نگاہ سے ماورا ہے، وہ بصیر ہے، خالق اور کریم ہے" وہ مزید کہتے ہیں کہ لفظ "خدا" سکھ مت میں "ست نام" اور "ست گرو" کی عبارت میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے سکھ خدا کو کسی انسانی یا حیوانی شکل میں ظہور پذیر ہونے کو رد کرتے ہیں‘‘[19]۔

گرو گرنتھ کے اندر خدائی صفات اور عقیدہ توحید:

اک اونکار ست پُرکھ نر ھو نر ویر
اکال مورت اجونی سے بھینگ گر پر ساد

اس شعر کے معنی یہ ہیں۔ (مول منتر)

۱۔ اک اونکار (خدا ایک ہے)
۲۔ ست نام (وہ ازلی سچ ہے۔)
۳۔ کرتار پرکھ (وہ پوری کائنات کا خالق ہے۔)
۴۔ نرھو۔ (وہ کسی سے ڈرتا نہیں۔)

۵۔ نرویر (وہ کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔)

۶۔ اکال مورت (وہ ازلی ہے۔)

۷۔ بھینگ (نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس نے کسی کو جنم دیا وہ قائم بنفسہ ہے۔)

۸۔ گر پرساد (گرو خدا اور مخلوق کے درمیان وسیلہ ہے۔)

مول منتر کے فوراً بعد خدا کی صفات کے بارے میں بابا نانک نے بینتھ کو درج ذیل صفات بھی باور کروائی ہیں۔

۱۔ آد سچ (خدا تمام چیزوں کی پیدائش سے پہلے بھی سچا تھا۔)

۲۔ جگاد سچ (اور کائنات کی پیدائش کے وقت بھی سچا تھا۔)

۳۔ ہے بھی سچ (اج بھی سچا ہے۔)

۴۔ نانک ہوسی بھی سچ (اے نانک وہ ہمیشہ کے لئے سچا رہے گا)[20]۔

ایک اونکار جیسا تصور بابا نانک نے دیا، یہ خدا کی وحدانیت کے گرد گھومتا ہے اور اس کا تصور استاد سے شروع ہوتا ہے۔ اونکار کے معنی اکیلے کے ہیں جس کا کوئی ہمسر نہ ہو۔ یہ ایک ایسی ذات کی طرف اشارہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے نظر نہیں آسکتی۔ یہ وہ ذات ہے کہ جس کی قدرت، عظمت اور ابدیت میں کوئی شک نہیں۔ بابا نانک کہتے ہے:

"اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں وہ ہر روز بر و بحر، فضاء و خلاء یہاں تک کہ تحت الثری، ہر روز نئ شان کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ وہ زندہ ہے اور پوری کائنات کو تھامے ہوئے ہے، اکلوتا اور قدیم ہے،۔ میں یہ بات بار بار دوہراتا رہوں گا، کہ وہ میرا خالق ہے اور تمام کائنات کا مالک ہے"[21]۔

۲۔ اللہ پر بحیثیت قادر بادشاہ کے ایمان لانا:

سکھ اللہ کے بہت سارے ناموں کو ذکر کرتے ہیں۔ ان سب میں سے "رحمان، رحیم، رب، کبیر، کریم، مولا، سورج، چاند، ستاروں کا خالق، دن اور رات کا ایک دوسرے کے اندر مختلف موسموں کے اعتبار سے ضم ہونا، رازق، جو جس کے لئے چاہے رزق کو کشادہ کر دے، قادر مطلق وغیرہ کے الفاظ کے متبادل الفاظ یاد کرتے ہیں۔ قادر مطلق کی اصطلاحات کے لئے "سرب" اور "سرب مشکتی مان" یعنی وہ قادر مطلق ہوتے ہیں اور قدرت کے مظاہروں کے درمیان کوئی اور ذات حائل نہ ہو۔ ان جیسی صفات کا دن کے مختلف اوقات میں اپنی زبان میں ذکر کرتے ہیں[22]۔

۳۔ خدا کے نام کا ذکر کرنا:

بابا نانک نے اپنی تعلیمات میں بیشتر اوقات میں خدا کا نام لینے کی تاکید کی ہے۔ اس ذکر کے لئے کوئی مخصوص ہیئت بنانے کی ضرورت نہیں۔ سکھ مت میں صبح اور شام کے وقت خدا کا نام لینے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عام واقعات میں سکھ بلند آواز سے "واگرو" کے الفاظ بولتے ہیں۔ ان کا طرز عمل قرآن کریم کی اس آیت "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ

ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ "[23] کے عین موافق ہے۔ گویا کہ سکھوں کے ہاں صبح و شام کے اذکار پائے جاتے ہیں، بابانانک نے ہر وقت ذکر کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ بالکل قرآن کی اس آیت " اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ "[24] کی تصویر ہے۔ اسی طرح حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

" كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ "[25]

" نبی کریم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ "

۴۔ قضاو قدر کا عقیدہ:

باباگرونانک نے اپنی تعلیمات میں قضاو قدر کی وضاحت نہیں کی۔ بابانانک نے اپنے بعض اشعار میں یوں کہا ہے۔ کہ " تم عمل کرو، تمہارا انجام تمہارے اپنے ہاتھوں میں ہے، ایمان اور عمل دونوں نجات ہیں، " یہ سکھ مت کی خصوصیت ہے۔ بابانانک کہتے ہیں کہ:

> "اس نے ہمیں کسان کے گائے کے ریوڑ کی طرح چلایا۔ ہل کے ذریعے رزق اور اعمال کو زمین پر لکھا، تسبیح کے دانے کی طرح علم متعارف کروایا۔ کسان کے غلے کے دانوں کی طرح، اس نے کاشت کیا ہے اور ہم اپنے وزن کے مطابق جو بوتے ہیں وہ کاٹتے ہیں۔ ایک حصہ اس میں سے ہم محفوظ رکھتے ہیں اور ایک حصہ دوسروں کو دیتے ہیں۔ اے نانک یہ حقیقی زندگی کا طریقہ کار ہے"[26]۔

اس سے زیادہ تقدیر کے بارے میں گرونانک کی تعلیمات میں کچھ نہیں پایا جاتا بابانانک کی اس عبارت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انسان کے اعمال اس کا رزق ہے، جو پہلے سے ہی لکھا جاچکا ہے۔ انسان اس کا کسب کرنے والا ہے۔ بابا نانک عقیدہ و تقدیر کے اندر ایک حد تک مسلمانوں کے ساتھ متفق ہے اگر چہ اس کی جزئیات واضح انداز میں نہیں پائی جاتیں۔

۵۔ بت پرستی کی مخالفت:

سکھ مت عقیدہ اسلام کے ساتھ بت پرستی کی مخالفت میں متفق ہے۔ گرونانک نے ہندو مت کے عقیدہ تثلیث کی مخالفت کی اور ایک خدا کے ذکر کی طرف دعوت دی۔

۶۔ مقدس دینی مراکز قائم کرنا:

سکھ مت میں سکھوں کے ہاں پوری دنیا میں بہت سی عبادت گاہیں اور مراکز پائے جاتے ہیں ان مراکز کی دو قسمیں ہیں۔

1. وہ عبادت گاہیں اور مراکز جو سکھوں کے ہاں بغیر کسی سبب کے مشہور ہوئے۔ سکھوں کے گردوارے کے پہلو میں دینی مراکز، لنگر اور عام دستر خوان بہت سارے مقاصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ مقامات اور مراکز دوسرے شہروں میں اور دور کے ملکوں سے آئے ہوئے زائرین کی اقامت گاہ کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان عبادت خانوں کا سکھوں کی اجتماعی اور عباداتی زندگی میں اہم کردار ہے۔
2. وہ عبادت خانے جو گردوارے کے نام سے سکھ مت میں مشہور ہیں، سکھ اپنی سالانہ خوشیوں کے مواقع پر یہاں جمع ہو کر ان کو منانے کا اہتمام کرتے ہیں اسی طرح صبح وشام کے اذکار کی ادائیگی کے لئے بھی یہاں آتے ہیں، ان گردواروں کی مثال مسلمانوں کے ہاں مساجد اور دینی مراکز کی طرح ہے۔ پاکستان میں ان گردواروں کی تعداد تقریباً 18 ہے[27]۔

۷۔ مخصوص اوقات کے اندر دعا کرنا:

سکھوں کے ہاں مخصوص اوقات میں ذکر کار کا اہتمام صبح سویرے اور شام کو غروب آفتاب کے بعد اور رات کو سوتے وقت "گرو گرنتھ" اور "دسم گرنتھ" کے بعض اجزاء اور "بھائی نند لال" اور "بھائی بانو" کی تحریروں کے بعض اجزاء پڑھنے کے ساتھ کیا جاتا ہے[28]۔

۸۔ گرنتھ کے اندر حور، محلات اور نعمتوں کا ذکر اور ان کی صفات:

جس طرح گرو نانک نے قیامت کی ہولناکیوں اور لوگوں کے آخری انجام کا ذکر کیا ہے۔ تو اس پر دو پہلوؤں سے توجہ دی ہے۔ یا تو آگ کی صورت میں یا جنت کی صورت میں۔ بابا نانک نے کہا کہ نیک کار کامیابی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے اور نافرمان لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ وہاں وہ مختلف قسم کے دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔ حالانکہ وہ اس میں زور زور سے چیخیں گے مگر ان کی کوئی شنوائی نہ ہو گی[29]۔ بابا نانک نے اسی طرح جنتی لوگوں کے لئے حوروں کا بھی ذکر کیا ہے[30]۔

قران نے بھی متعدد مقامات پر حور کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے " حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ "[31](یہ حوریں پردہ دار خیموں میں) مزید فرمایا: " وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ "[32](حوریں خوبصورت آنکھوں والیاں (سُچے موتیوں کی مانند جو چُھپا رکھے ہوں)۔

۹۔ دین سے دفاع کے طور پر گرنتھ میں جنگ کی تعلیم:

پانچویں گرو ارجان کے بعد سکھ مت میں سکھوں نے اپنی پوری زندگی اسلامی حکومت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کے ساتھ اپنی زمین کی حفاظت کے لئے برسرپیکار گزاری۔ مسلمان حکمرانوں نے اسلام کو اپنانے میں کسی کے اوپر زبردستی نہیں کی، اگرچہ قرآن واحادیث دین اسلام میں دفاع کے لئے مختلف صورتوں میں اجازت دیتے ہیں۔

دوسری طرف سکھ مت ایک عام انسان کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ایک فرقہ جس کے عقائد کا صحت و برحق ہونے کا دور کا بھی واسطہ نہیں اور اگر یہ تعلق ہو بھی تو وہ صرف سکھ مت کے ابتدائی جانشینوں کے ہاں پایا جاتا تھا۔ جب سکھ مت اپنی اصلاحی شکل سے نکل کر ایک جنگجوانہ جماعت میں تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔ جبکہ یہ فطرت سلیمہ کے وہ اثرات ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی تخلیق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا"[33] (مضبوطی سے پکڑ لو) اللہ کے دین کو جس کے مطابق اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا)۔

۱۰۔ نبوت سیدنا محمد ﷺ:

گرونانک آپ ﷺ کو دنیاوی زندگی میں پیروی کے لئے ایک بہترین نمونہ قرار دیتے تھے، گرونانک نے کہا:

کتھے نور محمد ڈیٹھے نبی رسول

نانک قدرت دیکھ مہر خودی گئی سب بھول[34]

"تمام انبیاء کا نور محمد ﷺ کے نور سے مستعار ہے۔ جب نانک نے اللہ کی قدرت اور اس کے عجائبات دیکھے تو اپنی ذات بھول گیا۔"

بابا نانک نے مزید کہا:

اول آدم مھیش ہوئے دو جابر حما ہووے

تیجا آدم مھادیو، محمد کھے سب کوئے[35]

"سب سے پہلے نبی آدم اور یہ سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے ابراہیم (ہندوؤں والا براہما بھی ہو سکتا ہے) تیسرا مھادیو ہوا۔ اور حضرت محمد ﷺ پر سب ختم ہوا۔"

لے پیغمبری آیا اس دے ماتھے ناوں

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بت پرواہ ہے[36]

"جو پیغمبری یعنی پیغام حضرت محمد ﷺ لے کر آئے ہیں جو اس پیغام کو نہیں مانے گا وہ دنیا میں گمراہ ہو گا اور اس کا آخرت میں ٹھکانہ جہنم ہو گا۔"

اس کے علاوہ بابا نانک نے یہ شعر بھی کہا:

پھر حکم رب دا ایس رونس ہویا ہے جو جب پیغمبراں دا

ختم محمد مصطفیٰ ﷺ دنیا وچ بیڑا چائے گیا ہے[37]

"اللہ کا حکم ظاہر ہوا جب جب پیغمبر دنیا میں آئے۔ اور آخر میں حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے۔ اور دنیا کے اندر نجات حضرت محمد ﷺ کی اتباع میں مشروط ہے۔"

یہ وہ اہم عناصر ہیں جو سکھوں میں وارد ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ اسلام کا چربہ ہیں اور اسی وجہ سے "ڈاکٹر گوپال سنگھ" کہتا ہے کہ:

"مشرق و مغرب کے اکثر اہل علم و دانش نے یہ بھی کہا ہے کہ سکھ مت مسلمانوں کے تصوف و صوفیاء سے متاثر ہوا ہے"[38]

ڈاکٹر رادھاکرشن جی کہتا ہے:

"بابا نانک اسلامی فلسفے سے بہت زیادہ متاثر ہوا اور اسی وجہ سے اس نے بت پرستی پر رد کرتے ہوئے ایک خدائے واحد، قدوس، خالق اور ہر شے کے مالک جو اپنے بندوں کے لئے کفر کو ناپسند کرتا ہے کی طرف دعوت دی"[39]

بعض سکھ ودوان یہ کہتے ہیں کہ:

"ہمارے لئے ہندو کے برعکس مسلمانوں کے الٰہی تصور پیش کیا ہے۔ ہمارے گرو نے بہت سے اسلامی افکار اور مصطلحات کا استعمال کیا ہے۔ جو کائنات کی تخلیق کا لفظ "کن" سے عقیدے کا تصور ہے جو بابا نانک کے مختلف منظوم کلام میں پایا جاتا ہے"[40]

بعض سکھ ودوان یہ کہتے ہیں کہ:

"گرو جی کا تخلیق کائنات کا نظریہ اسلامی تخلیق کائنات کے نظریے سے مطابقت رکھتا ہے"[41]

"سردار کپور سنگھ" کہتا ہے کہ:

"سکھ مت اسلام کی مخالفت سے بہت دور ہے بلکہ اس نے تو اسلامی بنیادی عقائد کی تائید کی ہے"[42]

ان تمام گزشتہ بیانات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ سکھ مت بہت سارے امور میں اسلام کے ساتھ باہم متفق ہے، خاص طور پر عقیدہ توحید میں جو کہ سکھ عقائد میں بدستور موجود ہے۔ اگرچہ گرونانک کی وفات کے بعد سکھوں نے گرونانک کی بہت ساری ایسی تعلیمات سے دوری اختیار کی ہے، جو کہ ابھی تک موجود ہیں۔

گرونانک کا شریعت اسلامی بالخصوص منشیات سے ممانعت میں، متاثرہ ہونا

حدیث میں آیا ہے کہ

" اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ "[43]

خالصہ و دوم شاستر میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ سکھ مت ہر اس چیز سے منع کرتا ہے جو عقل کو نشہ دلائے اور اس کو خراب کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ "دیر سنگھ" کہتا ہے کہ:

" افیون بھنگ، شراب اور ہر وہ چیز جو نشہ دلائے گھر لانا ممنوع ہے۔ اے بھائیو! اے گرو کے پیروکارو شراب سے بچو! اس لئے کہ وہ گناہوں کی جڑ ہے اور منشیات کا استعمال بہت بڑا گناہ ہے [44]۔

گرو جی کہتا ہے:

"وہ شخص بڑا ذلیل ورسوا ہے جو اپنے جسم کو بھنگ اور شراب کے نشے کا عادی بنائے "[45]۔

ایک دوسری جگہ پر بابانانک یوں کہتے ہیں جس کا مفہوم یوں ہے:

"چرس، افیون، شیشہ، پیشاب کی طرح ہے جو ان کو استعمال کرے گا وہ ایسا ہے کہ وہ پیشاب پیتا ہے اور اپنے جسم کے کباب کھاتا ہے، جو شراب پیتے ہیں اور منشیات کا استعمال کرتے ہیں وہ عقل اور شعور کو کھو بیٹھتے ہیں اور ان کے تمام کے تمام دینی اعمال ضائع اور اکارت ہو جاتے ہیں"[46]

اس سے معلوم ہوا کہ گرونانک کے منشیات کے بارے میں خیالات وافکار، اسلامی سوچ سے زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ قرآن کریم نے حکم دیا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [47]

"اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر سب ناپاک ہیں، شیطان کی کارستانیاں ہیں۔ سو بچو ان سے تاکہ فلاح پاجاؤ۔"

انسانی مساوات اور گرونانک کی طبقاتی نظام پر ضرب

گرونانک ہندو مت کے چاروں طبقات میں سے کھشتری طبقے میں پیدا ہوئے۔ ان چاروں میں سے شودر انتہائی ذلیل و پنچ طبقہ ہے۔ جن کے ساتھ دوسرے طبقات والے حیوانات سے بدتر سلوک روا رکھتے ہیں۔ شودر اوپر کے تینوں طبقات کی خدمت پر مامور ہے۔ اور ان کا ہندو معاشرے کے اندر کوئی مقام نہیں۔ بابانانک نے جب انسانی افراد کے درمیان ہندوستان میں یہ دوری دیکھی تو اس کو یہ نظام پسند نہ آیا۔ انہوں نے معاشرے کے اس طبقاتی نظام کی مخالفت کی اور انسانی افراد کے درمیان مساوات کی آواز اٹھائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شودروں میں سے ایک بہت بڑی جماعت نے بابانانک کی دعوت کو قبول کیا اور شودروں کو یوں سکھوں میں نانک کی جدید فکر میں اعلیٰ مقام ملا۔ اس طرح سکھ مت کا موقف اس معاملے میں بہت واضح ہے۔ "ڈاکٹر گوپال سنگھ "کہتا ہے کہ:

”سکھ مت میں اونچے نیچے طبقے کا کوئی تصور نہیں اور نہ ہی یہ تصور ہے کہ فلاں مردود یا گناہگار ہے۔ اور اسی طرح سکھوں میں شخصی احترام بھی پایا نہیں جاتا، کیونکہ انسان اللہ کے عدل کے

مطابق اپنی اصلی حالت پر ہے"[48]

یہ نظریہ سکھوں کے ہاں بنیاد کا مقام رکھتا ہے اور یہ دوسرے "آریائی" اور "سامی" مذاہب کا تسلسل ہے۔ "ڈاکٹر گوپال سنگھ" کہتا ہے کہ:

""کبیر" اس نظریے کو ہندوستان کے مختلف اطراف میں نانک سے پہلے پہنچا چکا تھا۔ اور وہ بعض اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کی تلقین کرتا تھا۔ اس کے بعد نانک آیا اور اس نظریہ کو اپناتے ہوئے طبقاتی نظام سے جنگ کی، جیسا کہ اس کلام کے مجموعے سے ظاہر ہوتا ہے"[49]۔

ڈاکٹر تاراچند" (سکھوں کا مشہور مؤرخ) کہتا ہے:

"طبقاتی نظام کے اندر اصلاح اور بت پرستی کی بجائے، توحید کی طرف میلان اسلام کے واضح اثرات میں سے ہے۔ یہ اثرات اور میلانات جنوبی ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد نویں صدی عیسوی میں پھیلے یا عام ہوئے، بت پرستی کی بجائے توحید کی طرف رغبت اور نرم دلی کے ساتھ عبادت اور خدا کے احکامات کے سامنے سر تسلیم خم ہونا بھی اسلام کے ابتدائی دخول کے بعد ہندو معاشرے پر واضح اثرات ہیں"[50]۔

گرونانک کبیر اور تصوف علماء جو کہ پانی پت، پاکپتن، ملتان اوچھ اور اس کے علاوہ پنجاب کے وہ مقامات کہ جہاں شیخ علاؤالحق، جلال الدین بخاری، مخدوم جہانیہ اور شیخ اسماعیل بخاری جیسے لوگوں کے کلام سے اقتباس کرتا تھا[51]۔ اسی لئے "گروگرنتھ" کے اندر مسلمان صوفیاء کے اقوال منعکس ہیں۔ تاراچند کہتا ہے کہ: ""گرونانک" نے اسلام اور اس کے رسول ﷺ کو وہ بنیاد قرار دیا جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور اسی طریقے سے رسول ﷺ کی اطاعت میں پنہاں ہے"[52]

اسی وجہ سے بابانانک کی تعلیمات پر اسلامی تصوف اور انسانیت کا گہرا اثر تھا۔ گروگرنتھ کی تعلیمات اس کی زبان اور افکار پر بھی اسلامیت غالب تھی۔ بابانانک نے جس انسانی مساوات کی طرف دعوت دی۔ اسلام نے اس کے آنے سے تقریباً ہزار سال پہلے حکم دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[53]

"اے لوگو! ہم نے تمہیں پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنادیا ہے تمہیں مختلف قومیں اور مختلف خاندان تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، تم میں سے زیادہ معزز اللہ کی بارگاہ میں وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔"

اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى "[54]

خبردار! کسی عربی کو عجمی پر، نہ کسی عجمی کو عربی، نہ کسی سرخ کو سیاہ پر اور نہ کسی سیاہ کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے فضیلت حاصل ہے۔

بابا نانک نے یہ خیال اور عقیدہ ان علماء اسلام سے لیا، جو اس سے پہلے ہندوستان میں اسلام کے پیغام کو عام کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ جنہوں نے انسانوں میں مساوات کو قائم کرنے کی طرف دعوت دی۔ اس مقام پر شاعر مشرق اور اسلام کے عظیم فلسفی علامہ اقبال اپنی مشہور تالیف بانگ درا میں زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے احوال اور ان کے برے معاملات جن سے وہ مختلف مصلحین کے ساتھ پیش آتے رہے میں یوں ذکر کیا ہے۔

قوم نے پیغام گو تم کی ذرا پرواہ نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گو ہر یک دانہ کی
آہ شودر کے لئے ہندوستان غم خانہ ہے
درد انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے
برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمع گو تم جل رہی ہے محفل اغیار میں
بت کدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا
نور ابراہیم سے آذر کا گھر روشن ہوا
پھر اٹھی آخر یہ صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے [55]

یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گرونانک بغیر کسی تفاوت اور قطع نظر کسی بھی طبقہ میں پیدائش کے، انسانی مساوات کا قائل تھا اور ان کے ہاں معزز صرف وہی انسان ہے جو اپنے اوقات کو اپنے خالق کی یاد میں صرف کرتا ہے۔ اس نے یہ تصور اسلام سے ہی اخذ کیا۔ جو کہ علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی کے کلام سے بھی واضح ہے۔ اگر ہم بابا نانک کی دعوت پر سرسری نظر دوڑائیں جو اس نے عقیدہ توحید کی طرف دی اور بت پرستی کی عبادت سے منع کیا۔ اسی طرح ہندوؤں کے طبقاتی نظام کے اوپر کاری ضرب لگاتے ہوئے مساوات کا نظریہ پیش کیا اور اجتماعی عبادت کی طرف دعوت دی تو یہ سارا کچھ اس نے اسلام سے اخذ کیا۔ " مناجی " جو کہ سکھ گردواروں میں سے کسی ایک گردوارے کا قاضی ہے اور اپنے

بعض فیصلوں میں یوں لکھتاہے کہ "بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بابانانک نے اپنے عقائد اسلام سے اخذ کئے ہیں۔ اور یقیناً بابانانک نے ان امور میں اسلام کی مخالفت نہیں کی۔"[56] یہ بات ایک واضح حقیقت ہے کہ گرونانک نے نبی اسلام ﷺ کو اپنی زندگی کے لئے ایک بہترین نمونہ بنایا اور اس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے عقیدہ کے تمام اثرات اپنی تعلیمات پر مرتب کی۔ جو آج بھی نسل در نسل چلے آرہے ہیں۔

اسلامی شریعت سے اقتباسات:

لمبے بال رکھنا گرونانک کے زمانے میں بالکل رواج نہیں تھا۔ اور نانک نے خود اپنے سر کے لمبے بال نہیں رکھے تھے[57]۔ جیسا کہ گرورام داس سے روایت ہے کہ اس کے سر کے بال اتارنے کی تقریب منعقد کی گئی جب وہ اپنی عمر کے تیسرے سال میں تھا۔ اس کے ننھیال کالوچند کے ہاں شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے جمع ہوئے تھے[58]۔ اسی طرح گروارجان نے اپنے بیٹے ہرگوبند سنگھ کے بال بھی مونڈ دیئے تھے[59]۔ سکھوں کی واضح تاریخی نصوص میں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ "بابانانک" نے مکہ کا سفر کیا تھا اور وہ مسلمانوں کے بھیس کو دھار کر مسلمان حاجیوں کے ساتھ اس سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ ایک سکھ ماہر کا خیال ہے کہ اس نے بابانانک کی ایسی تصویر بھی دیکھی ہے کہ جس میں نہ بابا نانک کے سر پر ٹوپی تھا اور نہ عمامہ[60]۔ کچھ سکھوں کا خیال یہ ہے کہ بابانانک ٹوپی کو عمامہ پر ترجیح دیتے تھے، سکھ مورخین کا یہ بھی خیال ہے کہ سکھ جانشین ہرگوبند تک جانشینی کی تقریب میں ٹوپی پہنتے تھے[61]۔

ابتدائی سکھ جانشین، مسلمانوں کے لباس جیسا لباس پہنتے تھے۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے سر کے بالوں کو منڈوایا اور ٹوپی پہنی۔ یہ سب کچھ سکھوں کی اپنی تاریخی روایات سے ثابت ہے۔ یہ سارا اسلام اور برصغیر کے مسلمانوں کا ان کے اوپر اثر تھا۔

بابانانک اور حجاب

بابانانک یوں گویا ہوتے ہیں:

روپ کامے دوستی بھوکے سادھ گنڈھ [62]

اس کا مفہوم یہ ہے کہ شہوت کا تعلق زیب وزینت اور بھوک کا تعلق لذت کے ساتھ مربوط ہے۔

اکھی سوتک دیکھنا پرتریا پردھن روپ

نانک ہنسا آدمی بدھے جسم پور جائے

مندرجہ بالا اشعار کے معنی کچھ یوں ہیں: جو بری عادات اپناتا ہے جیسا کہ محرمات کی زیب وزینت کو دیکھتا ہے۔ اے نانک جان لے تم ان کو ظاہری طور پر تو خوشی کی حالت میں دیکھتے ہو مگر یہ لوگ آگ میں بیڑیوں کے اندر جکڑ کر ڈالے جائیں گے میرے پیروکاروں کی آنکھیں کبھی بھی محرم عورت کی طرف نہیں اٹھتیں اور نہیں دیکھتیں[63]۔

گروار جان بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

تکھے نار پرائیاں جھلک اندر ٹھائی

عزرائیل فرشتہ تل پیڑے گھائی [64]

اس کا مفہوم یوں ہے کہ جو لوگ کسی اجنبی عورت کو قصداً چھپ کر دیکھتے ہیں تو عزرائیل فرشتہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ کہتے ہیں کہ کوئی ایک امیر ترین شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ گروامر داس کی زیارت کو آیا تو گروامر داس نے اس شرط پر ملاقات کی اجازت دی کہ وہ اپنے ساتھ عورتوں کو نہیں لائے گا۔ اس لئے کہ گرو کا ایوان عورتوں کے داخلے کی اجازت نہیں دیتا تھا ایک عورت گرو گوبند سنگھ کے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تو گرو گوبند سنگھ نے اس کو ایوان میں رکنے کی اجازت نہیں دی[65]۔ جب گرو گوبند سنگھ نے اپنے پیروکاروں میں سے پانچ بندوں کو اپنی جان کی قربانی دینے کے لئے چنا تو ان میں کوئی عورت نہیں تھی۔ اس واقع سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان عمل کے میدان میں برابری نہیں۔ اور عورتوں کے لئے مردوں کی مجلس اور اجتماعات میں آنے کی کوئی اجازت نہیں ہے[66]۔ گرو گوبند سنگھ نے سکھ عورتوں کے لئے مسلمان افغانی عورتوں کی طرز پر پردہ کرنا ضروری قرار دیا تھا[67]۔ صورتحال یہ ہے کہ سکھ عورتوں اور پیروکاروں نے گرونانک کی وہ تعلیمات جو اس نے اسلام اور ہندوستان میں اس وقت جب عورتیں باپردہ تھیں، کی تقلیدلی تھیں مگر اب سکھ عورتیں پردے کا اس طرح خیال نہیں رکھتیں اور مردوں کی تقریبات میں شریک ہوتی ہیں۔ خصوصی طور پر لنگر میں کھانا پکانے، برتن دھونے میں سب عورتیں اور مرد ایک ساتھ شریک ہوتے ہیں اور اسی بنیاد پر سکھ معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان برے تعلقات قائم ہونے لگے، جب سے انہوں نے حجاب کو خیر باد کہا اور معاشرتی روایات اور مذہبی تقاریب میں مل جل کر کام کرنے لگے۔

خلاصہ

یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تمام اصول سکھوں نے اسلامی شریعت سے اخذ کئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات درست اخلاق کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور انہی کی بنیاد پر انسانیت اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ سکھوں نے انہی اصولوں عقائد، روایات کو بنیاد بنا کر اسلام کے قریب آنے کی کوشش کی ہے۔ گرو گرنتھ کی بہت سی نصوص، گرونانک اور ابتدائی سکھ جانشینوں کی تعلیمات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انہوں نے اسلام سے بنیادی عقائد اور اچھے اخلاق لئے ہیں۔ بدقسمتی سے متاخرین جانشینوں اور دوسرے سکھ پیروکاروں نے، خصوصاً وہ سکھ جو ہندو مت سے سکھ مت میں داخل ہوئے انہوں نے مختلف مواقع پر ہندوؤں کی روایات کو ترویج دی۔ عقیدہ توحید اور انسانی مساوات کا شعار تاحال سکھوں کے اندر من وعن ویسے ہی پایا جاتا ہے۔ جیسے گرونانک نے اس کی تعلیم دی اور پرچار کیا جو کہ معاشرے اور فرد کی اصلاح میں اسلامی تعلیمات کے بنیادی گہرے اثرات ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1۔ گیانی، عباد اللہ، ہمارا نانک قدیم سکھ کتب کی روشنی میں، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لاہور، 2010ء، ص4

2۔ قریشی، مفتی غلام سرور، تاریخ مخزن پنجاب، اسلم پرنٹنگ پریس، لاہور، 1996ء، ص35؛

سنگھ، ہربنس، گرونانک سوانح عمری، مطبع عربیہ، لاہور، 2000ء، ص79؛

سید سلیمان، قصۃ الدیانات، الوطن العربی، بیروت، 1984ء، ص16؛

کاکاخیل، سید بہادر شاہ ظفر، پشتون تاریخ کے آئینے میں 550 قبل از مسیح سے 1964ء، مترجم: سید انوار الحق جیلانی، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور، 1997ء، ص976

3۔ رائے، لالہ دولت، جنم ساکھی یعنی سوانح عمری سری گرونانک دیوجی، مشہور عالم پرنٹنگ پریس، لاہور، س ن، ص31؛

پادری برکت اللہ، مغل سلطنت اور مسیحیت، پنجاب ریلجس سوسائٹی انارکلی، لاہور، 1997ء، ص82

4۔ گیانی، گیان سنگھ، تواریخ گروخالصہ، وزیر پرنٹنگ پریس امرتسر، انڈیا، 1896ء، 1/21

5۔ بُھلہ، ملک راج، نانک چرتر، وزیر پرنٹنگ پریس امرتسر، انڈیا، 1962ء، ص38

6۔ گفتا، لال ھری رام، سکھ مذہب کی پھلواری، ہندوستان پرنٹنگ پریس لمیٹڈ، الہ آباد، انڈیا، 1993ء، ص7

7۔ ہربنس سنگھ، گرونانک سوانح عمری، ص80

8۔ عربی اور فارسی سیکھنے کے لئے "قطب الدین" کے ادارے میں بھیجا گیا۔ (عباد اللہ، سکھ گروصاحب اور مسلمان، ہندوستان پرنٹنگ پریس لمیٹڈ، الہ آباد، انڈیا، 1993ء، ص2)؛ گیان سنگھ، تواریخ گروخالصہ، ص55

9۔ ملک راج، نانک چرتر، ص42

10۔ عباد اللہ، ہمارا نانک قدیم سکھ کتب کی روشنی میں، ص72

11۔ گروگرنتھ صاحب، راگ بسنت، مشہور عالم پرنٹنگ پریس، لاہور، س ن، ص1190

12۔ گروگرنتھ صاحب، راگ بسنت، ص1191

13۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، پنجاب ریلجس سوسائٹی انارکلی، لاہور، 1990ء، ص388

14۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص390

15۔ مولانا جلال الدین رومی معروف صوفی فارسی شاعر تھے۔ موجودہ افغانستان کے صوبہ بلخ میں پیدا ہوا تھا اپنی جوانی ہی میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ ترکی کے شہر قونیہ میں رہائش پذیر ہو گیا۔ 1244ء میں شیخ شمس الدین تبریز کے ساتھ اپنے دینی وروحانی تعلقات مضبوط کئے۔ ان کی فارسی زبان کی تالیفات میں "مثنوی معنوی" ایک ہے۔ ان کو صوفی طریقت "مولویہ کے نام سے جانا گیا۔ شیخ رومی کے طریقے میں سماع کو جائز قرار دیا گیا۔ گرونانک ان سے بہت متاثر ہوا اور اپنے کلام کو شعر کی صورت میں منظم کرکے لوگوں کو سنایا کرتا۔ اور بابا مردانہ اس کے ساتھ ساتھ وزن شعری کے ساتھ رباب کو بجاتا تھا۔

16۔ گروگرنتھ، جپ جی، پنجاب ریلجس سوسائٹی، انارکلی، لاہور، 2001ء، پوڑی نمبر30، ص3

17۔ گروگرنتھ صاحب، راگ ماڑو، مکتبہ خواجہ، لاہور، 2005ء، ص1035

18۔ گروگرنتھ صاحب، راگ ماڑو، ص1040

19۔ بھائی چتر سنگھ جیون سنگھ، گرو گرنتھ، بازار مائی سیواں، امر تسر، انڈیا، س ن، ص 1

20۔ گرو گرنتھ صاحب، راگ ماڑو، ص 1040

21۔ عباد اللہ گیانی، گرو نانک جی مہاراج کا فلسفہ توحید، مکتبہ خواجہ، لاہور، س ن، ص 224

22۔ عباد اللہ گیانی، گرو نانک جی مہاراج کا فلسفہ توحید، ص 225

23۔ الاحزاب: 33/41

24۔ آل عمران: 3/191

25۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، تحقیق و تخریج: شیخ خلیل مامون شیحا، دار الکتب العلمیہ، بیروت، کتاب الحیض بَابُ ذِکْرِ اللہِ تَعَالَی فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا، حدیث: 634، 4/290

26۔ گلیان جی، گرو گرنتھ صاحب، راگ کلیان، مکتبہ خواجہ، لاہو، س ن، ص 1319

27۔ گرو گرنتھ، راگ رام کلی، شلوک، بازار مائی سیواں امر تسر، انڈیا، س ن، 952

28۔ گرو گرنتھ صاحب، جپ جی، ص 5

29۔ جیون سنگھ، راگ آسا، مکتبہ خواجہ، لاہو، 2002ء، ص 9

30۔ گلیان جی، گرو گرنتھ صاحب، ص 1317

31۔ الرحمن: 55/72

32۔ الواقعہ: 56/22۔23

33۔ الروم: 30/30

34۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 177

35۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 206

36۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 141

37۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 141

38۔ ڈاکٹر گوپال سنگھ، گرو گرنتھ صاحب دی ساھنگ وشیا، بازار مائی سیواں امر تسر، انڈیا، ص 36

39۔ ڈاکٹر رادھا کرشنا، گرو گرنتھ جوت سروپ، مکتبہ خواجہ، لاہو، 2002ء، ص 19

40۔ ڈاکٹر شیر سنگھ، گرومت درشن، بازار مائی سیواں امر تسر، انڈیا، س ن، ص 199

41۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 141

42۔ سردار گپور سنگھ جی، ڈاکٹر، ساچی ساکھی، پنجاب ریلجن سوسائٹی انار کلی، لاہور، 2001ء، ص 74

43۔ نسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، مکتبہ المکتوبات الاسلامیہ۔ حلب، 1986ء، ج ۸، ص 315، حدیث 5667

44۔ دیر سنگھ، راحت ناموں کا سار، بازار مائی سیواں امر تسر، انڈیا، س ن، ص 64

45۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 252

46۔ گرو گرنتھ، راگ رام کلی، شلوک، ص 1377

47۔ المائدہ: 5/90

48۔ ڈاکٹر گوپال سنگھ، گرو گرنتھ صاحب، ج 1، ص 27

49۔ ڈاکٹر گوپال سنگھ، گرو گرنتھ صاحب، ج 1، ص 29

50۔ گرو گرنتھ، راگ رام کلی، شلوک، ص 1379

51۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 253

52۔ سید حامد علی، سکھ مت اور توحید، پنجاب ریلجن سوسائٹی انار کلی، لاہور، س ن، ص 61

53۔ الحجرات: 13/49

54۔ احمد بن حنبل، امام، مسند امام احمد بن حنبل، دار الحدیث، قاہرہ، حدیث 23381، 17/12

55۔ علامہ محمد اقبال، بانگ درا، تشریح مولانا غلام رسول مہر، مطبع غلام علی، لاہور، 1997ء، ص 397

56۔ منالال جی، اداس سکھنیں، امر تسر خالصۃ کالج، انڈیا، 2004ء، ص 22

57۔ سید حامد علی، سکھ مت اور توحید، ص 65

58۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 11

59۔ گرو گرنتھ، راگ رام کلی، شلوک، ص 1379

60۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 13

61۔ بھائی بالا، جنم ساکھی، ص 1254

62۔ گرو گرنتھ صاحب، راگ ملار، طبع امر تسر خالصۃ کالج، انڈیا، 2004ء، محلہ 1، ص 1254

63۔ گرو گرنتھ صاحب، راگ آسا، شلوک، محلہ، ص 357

64۔ گرو گرنتھ صاحب، راگ گوری، طبع امر تسر خالصۃ کالج، انڈیا، ء، 2004ء، محلہ 5، ص 157

65۔ گور بیلاس، ساکھی بابا سمیر سنگھ، طبع امر تسر، انڈیا، س ن، ص 154

66۔ گور پر تاب سورج سنگھ، بھائی سنتو کھ سنگھ، مطبع غلام علی، جامعہ اشرافیہ، لاہو، ص 1455

67۔ گومر مت سدھاکر، سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھ، طبع امر تسر، انڈیا، س ن، ص 476